S.G.ANISA BEGUM – ASR-E-HAZIR AUR ALLAMA IQBAL KI BACHON KI NAZMEIN-EK JAIZA(2023)

بچّوں کا ادب

اور

عصرِ حاضر

S.G.ANISA BEGUM – ASR-E-HAZIR AUR ALLAMA IQBAL KI BACHON KI NAZMEIN-EK JAIZA(2023)

© جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ

یہ کتاب تلنگانہ ریاستی اردو اکیڈمی حیدرآباد کے جزوی مالی تعاون سے شائع کی جارہی ہے

Bachon Ka Adab Aur Asr-e- Hazir

by:Dr.Syed Asrarul Haque Sabeeli
Asst.Professor & Head,Dept.of Urdu
Govt.Degree College Tadur,Vikarabad Dist.501141,T.S.India
Mob:9346651710,Whats .E-mail: syedasrarulhaque@gmail.com

Year of Edition: 2023
ISBN : 978-81-19035-13-7
Price ₹ 300/-

کتاب کا نام : بچوں کا ادب اور عصر حاضر
مرتب و ناشر : ڈاکٹر سید اسرار الحق سبیلی
مؤلف کا مستقل پتہ : فلیٹ نمبر:6218، جناپریہ مہانگر، میر پیٹ، بالاپور
چوراستہ، حیدرآباد۔500097، ریاست تلنگانہ، ہند۔
سنہ اشاعت اول : ۲۰۲۳ء
صفحات : ۴۰۰
قیمت : ۳۰۰
تعداد اشاعت : ۵۰۰
تزئین کار : ابوہریرہ یوسفی 7007030847
مطبع : روشان پرنٹرس، دہلی۔۶

Distributor
EDUCATIONAL PUBLISHING HOUSE
H.O. D1/16, Ansari Road, Darya Ganj, New Delhi-110002 (INDIA)
B.O. 3191,Vakil Street, Kucha Pandit, Lal Kuan, Delhi-6 (INDIA)
Ph: 45678286, 23216162, 45678203, 41418204
E-mail: info@ephbooks.com,ephindia@gmail.com
website: www.ephbooks.com

S.G.ANISA BEGUM – ASR-E-HAZIR AUR ALLAMA IQBAL KI BACHON KI NAZMEIN-EK JAIZA(2023)

۲۱	بچوں کے اردو ڈراموں کی صورتِ حال	ستار فیضی	۱۸۲
۲۲	ادبِ اطفال میں مزاح کی اہمیت	شیخ محمد سراج الدین	۱۸۸
۲۳	عصرِ حاضر کے ادبِ اطفال اور اردو شعراء	شیخ بدر الدین	۱۹۲
۲۴	اردو میں بچوں کے رسائل اور ان کے مسائل	ڈاکٹر محمد نثار احمد	۱۹۶
۲۵	عصرِ حاضر میں بچوں کے رسائل: ایک جائزہ	ڈاکٹر سہیل عزیز	۲۱۳
۲۶	اردو زبان میں بچوں کے رسائل۔ آزادی سے پہلے	ڈاکٹر شاہ جہاں بیگم	۲۲۱
	ادبِ اطفال: چند اہم شخصیات		
۲۷	بچوں کے ادیب و شاعر: اسمٰعیل میرٹھی	ڈاکٹر رضوانہ بیگم	۲۳۲
۲۸	عصرِ حاضر کے تناظر میں شفیع الدین نیر کی تخلیقات	کے نادرہ بیگم	۲۴۱
۲۹	ادبِ اطفال اور علامہ اقبال	ڈاکٹر محمد زبیر	۲۴۹
۳۰	عصرِ حاضر اور علامہ اقبال کی بچوں کی نظمیں۔ ایک جائزہ	ایس جی انیسہ بیگم	۲۵۲
۳۱	اقبال کی نظم ,,بچے کی دعا،، اور بچوں کی تربیت کے عملی پہلو	ڈاکٹر محمد اسلم فاروقی	۲۵۸
۳۲	ادبِ اطفال اور پریم چند	صلاح الدین شاہ	۲۶۵
۳۳	مظفر حنفی اور بچوں کا ادب	محمد خوشتر	۲۷۱
۳۴	بچوں کے شاعر: مظفر حنفی	مدثر احمد گنائی	۲۸۲
۳۵	حیدر بیابانی کی نظمیں	محمد دانش غنی	۲۹۱

عصرِ حاضر اور علامہ اقبالؔ کی بچوں کی نظمیں: ایک جائزہ

ایس۔ جی۔ انیسہ بیگم

علامہ اقبالؔ کی شاعری کسی ایک خاص وقت، کسی خاص علاقے یا کسی خاص رنگ ونسل کے لئے مخصوص نہیں۔ علامہ اقبالؔ ہر دور کے شاعر ہیں۔ ان کے افکار اور ان کی تعلیمات کا ایک جاندار پہلو یہ بھی ہے کہ وہ فرد کی درست سمت میں رہنمائی اور اس کی اخلاقی ورحانی تشکیل کرنے کے خواہاں ہیں۔ یہی انفرادی تربیت کا باعث بنتی ہے۔ قوم، ملک یا معاشرہ افراد سے مل کر تعمیر پاتا ہے اور فرداً فرداً قوم کے ہر بچے کی باطنی واخلاقی تربیت عمدہ طور پر ہوگی اور اس انفرادی تربیت کے اثرات اجتماعی شکل میں ظاہر ہونگے اور اس سے ایک مثالی معاشرہ تشکیل پائے گا۔
بیسویں صدی کو بچوں کے ادب کا سنہرا دور کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا کیونکہ جہاں انیسویں صدی کے اواخر میں بچوں کے لئے محمد حسین آزادؔ اور اسماعیل میرٹھی جیسے قدآور فن کاروں نے درسی کتب کا بیڑا اٹھایا تھا، وہاں بیسویں صدی کے اہم تخلیق کاروں نے غیر درسی ادب اطفال کے سرمائے میں بیش بہا اضافے کیے۔ سر محمد اقبالؔ جیسے شاعر، مفکرؔ اور دانشور نے بھی بچوں کے لئے بہت سی نظمیں لکھی ہیں۔ نیز اپنی نظموں کے وسیلے سے ہندوستانی بچوں کو ترقی یافتہ نظریات سے روشناس کرایا۔ اقبالؔ فلسفی، شاعر، مفکرؔ اور سچے محبِ وطن تھے۔ ادب اطفال کے لئے نظمیں تخلیق کرنے کے علاوہ انھوں نے ''بچوں کی تعلیم وتربیت'' کے عنوان سے اپنے بالکل ابتدائی دور میں ہی ایک مضمون قلم بند کیا تھا۔ اقبالؔ نے اپنی شاعری میں جہاں اپنے مخصوص نظریہ کو دلنشین انداز میں مفکرانہ زاویوں کے ساتھ پیش کیا۔ وہیں انہوں نے بچوں کے لئے خوبصورت نظمیں تحریر کرکے ان کی تربیت اور تعلیم کے متعلق اپنی دلچسپی کا اظہار کیا ہے۔

علامہ اقبال نے تربیت کے اس خاص وقت کو ملحوظ رکھتے ہوئے ایک مضمون میں لکھا ہے کہ

''اگر بچوں کے تربیت میں خامی رہ جائے تو تعمیر قوم وطن کی بنیادی خامی رہ جائے گی'' (بچوں کا اقبال، جگن ناتھ آزاد)

علامہ اقبال کی شاعری کے بارے میں عبدالقوی دسنوی رقم طراز ہیں:

''وہ بچے کے ذہن کی تعمیر اس طرح کرنا چاہتے تھے جس سے وہ انسان بن سکے جو خدا سے آگاہ ہو۔ صداقت شعار ہو۔ حریت، پسند ہو، ہمدرد مجسم ہو، غرور اور تکبر کی لعنت سے پاک ہو، محسن شناس ہو، خدمت گزار ہو، غریبوں کا مددگار ہو، کمزوروں کا حامی ہو، وطن پرست ہو، انسان دوست ہو، برائیوں سے پاک ہو اور پیکر عمل ہو۔'' (عبدالقوی دسنوی 'بچوں کے اقبال' ص ۳۸/۳۹)

علامہ اقبال کو ابتدا ہی سے بچوں کی تعلیم و تربیت کا خیال تھا اور بچوں کی نفسیات پر نہ صرف گہری نظر تھی بلکہ بچوں کے عادت واطوار سے بھی پوری واقفیت تھی۔ یہ الگ بات ہے کہ اقبال کی پرواز بہت اونچی تھی پھر بھی انھوں نے بچوں کے لئے جو نظمیں لکھی ہیں وہ بہت خوبصورت اور متاثر کن ہیں۔ علامہ اقبال نے بچوں کے لئے جو کچھ لکھا وہ زیادہ تر ان کے ابتدائی دور کی شاعری کا حصہ ہے۔ خصوصاً ''بانگِ درا'' کی نظمیں۔ علامہ اقبال کی شاعری میں عہد طفلی سے متعلق یا بچوں کے لئے لکھی گئی نظموں کا احاطہ کیا جائے تو ہمارے سامنے سر دست جو نظمیں نظر آتی ہیں ان میں ''بانگِ درا'' کے پہلے حصہ کی نو نظموں میں ایک مکڑا اور مکھی، ایک پہاڑ اور گلہری، ترانہ ہندی، ایک گائے اور بکری، ہمدردی، ماں کا خواب، پرندے کی فریاد، ہندوستانی بچوں کا قومی گیت اور بچے کی دعا کے علاوہ ایک پرندے اور جگنو، عہد طفلی، بچہ اور شمع، طفل شیر خوار وغیرہ ہیں۔ ان نظموں کے علاوہ اور بھی کئی نظمیں ہیں جو بچوں کے لئے لکھی گئیں یا بچوں سے متعلق ہیں جیسے کہ محنت، شہد کی مکھی، چاند اور شاعر، گھوڑوں کی مجلس، جہاں تک ہو سکے نیکی کرو اور بچوں کے لئے چند نصیحتیں ان کے علاوہ ستارے، ایک شام، چاند اور تارے، دو ستارے، جگنو،

چاند اور عقل و دل بھی قابل ذکر ہیں۔

علامہ اقبال نے بچوں کے لئے انگریزی سے کئی مفید مطلب نظمیں اخذ و ترجمے کے ذریعے سے منتقل بھی کیں۔ ان کی یہ نظمیں بچوں کے ادب میں شاہکار کا درجہ رکھتی ہیں۔ ''ایک گائے اور بکری'' ''ایک مکڑا اور مکڑی'' ''ایک پہاڑ اور گلہری'' ''بچے کی دعا'' ''ہمدردی'' اور ''ایک پرندہ اور جگنو'' وغیرہ انگریزی سے ماخوذ ہیں۔ نظم ''ایک مکڑا اور مکھی'' میں یہ نکتہ بچوں کو ذہن نشین کرانے کی کوشش کی گئی ہے کہ دشمن کی خوشامدانہ بات میں آ کر اپنی حقیقت کو فراموش نہیں کرنا چاہیے۔ اس نظم میں اقبال بچوں کو بتانا چاہتے ہیں کہ خوشامد اور جھوٹی تعریف سے چالباز لوگ اپنا کام نکالنے میں ماہر ہوتے ہیں۔ نظم ''ایک پرندہ اور جگنو'' میں یہ حقیقت واضح کی گئی ہے کہ دنیا میں سوز و ساز دونوں کے دم قدم سے رونق ہے۔ ''ایک گائے اور بکری'' میں احسان شناسی کی تلقین کی گئی ہے اس نظم میں گائے کا شکوہ انسان سے یہ ہے کہ وہ اس کا دودھ اپنے لئے استعمال کرتا ہے۔ لیکن بکری دوسرا رخ دیکھتی ہے، وہ گائے کو احساس دلاتی ہے کہ انسان نے تمہارے لئے چراگاہ بنائی ہے، وہ تمہیں چارہ دیتا ہے، حفاظت کرتا ہے دراصل اس نظم میں اقبال یہ بتانا چاہتے ہیں کہ انسان کو ہمیشہ منفی پہلوؤں کو سامنے نہیں رکھنا چاہیے۔

علامہ اقبال کی نظم ''ہمدردی'' کا مرکزی خیال ولیم کوپر کی نظم سے لیا گیا ہے۔ یہ ایک علامتی نظم ہے۔ اس نظم میں اقبال نے بچوں کو دوسروں کے کام آنے کی تلقین کی ہے۔ نظم 'ہمدردی' کے چند اشعار ملاحظہ ہوں:

ٹہنی پہ کسی شجر کی تنہا بلبل تھا کوئی اداس بیٹھا
کہتا تھا کہ رات سر پہ آئی پہنچوں کس طرح آشیاں تک
جگنو کوئی پاس ہی سے بولا حاضر ہوں مدد کو جان و دل سے
کیا غم ہے جو رات ہے اندھری میں راہ میں روشنی کروں گا
ہیں لوگ وہی جہاں میں اچھے آتے ہیں جو کام دوسروں کے

نظم ''ایک پرندہ اور جگنو'' بھی ولیم کوپر کی نظم (A Nightengle) کے مرکزی

اقبال کی اس نظم کے بارے میں مولانا رسول مہر کا کہنا ہے:

''اس نظم میں حقیقت واضح کی ہے کہ دنیا میں سوز و ساز دونوں کے دم قدم سے رونق ہے۔ جب تک انسان کو سکھ کے ساتھ دکھ نہ پہنچے وہ زندگی کا راز بخوبی سمجھ نہیں سکتا، خوشی و غم کے پہلو بہ پہلو وارد ہونے ہی سے انسان ترقی کے منزلیں طے کر کے کامیاب زندگی بسر کرتا ہے۔''

(مطالب ''بانگِ درا از غلام رسول مہر)

نظم 'ایک مکڑا اور مکھی' میں یہ نکتہ بچوں کو ذہن نشین کرانے کی کوشش کی گئی ہے کہ دشمن کی خوشامدانہ بات میں آ کر اپنی حقیقت کو فراموش نہیں کرنا چاہیے۔ اس نظم میں اقبال بچوں کو بتانا چاہتے ہیں کہ خوشامد اور جھوٹی تعریف سے چالباز لوگ اپنا کام نکالنے کے ماہر ہوتے ہیں۔ نظم ''پرندے کی فریاد'' میں آزادی کی اہمیت بتائی ہے۔ اس نظم میں ایک قیدی پرندے کی دل دوز گریہ وزاری کا بیان ہے جو اپنے آشیانے اور اپنی آزادی کے ایام یاد کر کے احساس اسیری پر آنسو بہا رہا ہے۔ نظم ''علم کی شمع'' میں یہ واضح ہوتا ہے کہ انسان یا قوم کی نجات صرف ایک ہی چیز میں ہے اور وہ علم ہے۔

ان نظموں کے علاوہ علامہ اقبال کی عام نظموں میں بھی کچھ ایسی ہیں جنہیں خاص طور پر ''ادبِ اطفال'' میں شمار کر سکتے ہیں۔ ایسی نظموں میں ''ترانۂ ہندی'' سرفہرست ہے۔ عہد طفلی، طفلِ شیر خوار، بچہ اور شمع، ایک آرزو، جگنو، نیا شوالہ اور چاند اور تارے بھی ایسی نظمیں ہیں، جو اپنے اسالیب موضوعات کی بنا پر بچوں کے ادب میں شامل کی جا سکتی ہیں۔ بقول جگن ناتھ آزاد:

''اپنے ملک و قوم کے بچوں کے مستقبل سے اقبال کو بڑی دلچسپی تھی۔ بچوں کی ذہنی تربیت کے لئے انھوں نے ایسے مضامین بھی لکھے ہیں جنھیں پڑھ کر قوم بچوں کی بہبودی کی طرف متوجہ ہو سکتی ہے اور ایسی دلکش نظمیں بھی ہیں جنہیں بچے شوق سے پڑھ کر ان میں بیان کی ہوئی تعلیمات پر عمل کر کے اپنے ملک ہی کے نہیں بلکہ دنیا کے اچھے شہری بن سکتے ہیں'' (جگن ناتھ آزاد 'اقبال کی کہانی' ترقی اردو بیورو ۱۹۷۶ ص ۲)

نظم ''ہندوستانی بچوں کا گیت'' بھی بچوں میں

بہت مقبول اور مشہور ہوا۔اس نظم میں اقبالؔ نے قوم کے نونہالوں کو ان کے تاریخی، ثقافتی، علمی اور روحانی ورثے کی اہمیت سے روشناس کرایا ہے۔

اسی طرح اقبالؔ بچوں میں جن خوبیوں کے آرزو مند ہیں اس کا اظہار وہ اپنی نظم بچے کی دعا میں کرتے ہیں:

لب آتی ہے دعا بن کے تمنا میری

بڑے ہی معصومانہ انداز میں بچہ بارگاہ خداوندی میں دعا کرتا ہے کہ اے میرے رب! میری زندگی شمع کی طرح نور کا منبع بنادے، مجھے پھولوں کا سا حسن عطا کردے تاکہ میں اپنے ملک کی خوبصورتی میں اضافہ کا سبب بن جاؤں، علم سے میری دوستی پروانے کی مانند ہوجائے۔مجھ میں دنیا سے ہمدردی کا جذبہ پیدا کردے تاکہ میں غریبوں کا مددگار بنوں آخری شعر میں وہ بڑے دل سوز انداز میں کہتا ہے کہ:

میرے اللہ برائی سے بچانا مجھ کو
نیک جو راہ ہو اس رہ پہ چلانا مجھ کو

سیرت کی تعمیر کے لئے یہ نظم تعریف وتعارف کی محتاج نہیں۔عصر حاضر میں بھی اس نظم کی بڑی مقبولیت ہے، اور آئندہ بھی رہے گی۔

علامہ اقبالؔ کی طفلی نظموں کا جائزہ لینے کے بعد اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ انہوں نے بچوں کے لئے دو قسم کی شاعری کی ہے۔ایک تو وہ شاعری جس میں علامہ اقبالؔ نے ایک معلم کی زبان میں بچوں سے بات چیت کی ہے، ان کو نصیحتیں کی ہیں اور نیکی کی تلقین کی ہے اس شاعری میں زبان، بچوں کی نہیں ہے بلکہ بڑی عمر کے معلمِ اخلاق کی زبان معلوم پڑتی ہے۔دوسری شاعری وہ ہے جو انھوں نے خود بچہ بن کر بچوں کے ساتھ رواں دواں بحروں میں اشعار کو مزے لے کر پیش کیا ہے۔ابتدا میں بچوں کی ذہنی، علمی اور ادبی تربیت کے لئے یہ دوسری قسم کی شاعری زیادہ مفید ہے۔

S.G.ANISA BEGUM – ASR-E-HAZIR AUR ALLAMA IQBAL KI BACHON KI NAZMEIN-EK JAIZA(2023)

علامہ اقبال نے جو کچھ بھی لکھا اس کے معیار، سلاست اور صحت وافادیت سے کسی انکار نہیں کیا جا سکتا۔ وہ نہ صرف بڑوں کے اہم ترین اور معتبر شاعر ہیں بلکہ بچوں کے بھی شاعر اور معلم اخلاق ہیں۔ مجموعی طور پر علامہ اقبال بچوں کے نمائندہ شاعر ہیں انھوں نے بچوں کے لئے جو نظمیں لکھیں وہ موضوع، زبان اور اسلوب کے اعتبار سے بہترین نظمیں ہیں جو بچوں کی معصوم خواہشات وجذبات کی ترجمانی کرتی ہیں۔ بلا شبہ ان کی یہ تمام نظمیں بچوں کے ادب کا ایک ایسا سرمایہ ہیں جو نہ صرف دورِ حاضر بلکہ آنے والی نسلوں کو بھی متاثر کرتا رہے گا۔ الغرض ان چند صفحوں میں علامہ اقبال کی ادب اطفال کا جائزہ لینا ناممکن بات ہے، علامہ اقبال کی بچوں کے لئے ایک صدی قبل لکھی گئی نظمیں آج بھی اپنے اندر وہی تازگی اور جاذبیت رکھتی ہیں۔ وہ اپنی شاعری سے نہ صرف بڑوں کا بلکہ اپنی نظموں سے بچوں کے ذہن کی تعمیر میں وہ تمام خوبیاں پیدا کرنے کے لئے کوشاں ہیں جن سے ان کی شخصیت مکمل ہو۔ وہ غرور و تکبر سے پاک، ہمدردی کے جذبے سے سرشار، محسن شناس، وطن پرست، ان نونہالوں میں دیکھنے کے خواہش مند ہیں کیونکہ یہی بچہ مستقبل کا ضامن ہے۔ عہدِ حاضر میں افکار اقبال کی تشریح کی ضرورت بالکل اسی طرح ہے جیسا کہ آج سے نوے یا سو سال قبل تھی۔ گویا تعلیمات اقبال کا اطلاق محض اس خاص عہد کے لئے نہیں تھا جب مسلم معاشرہ کو اپنے تشخص کو برقرار رکھنے کے لئے ان کی سخت ضرورت تھی، بلکہ عہد حاضر میں بھی اس کی اہمیت مسلم ہے۔

☆☆☆

S.G.ANISA BEGUM – ASR-E-HAZIR AUR ALLAMA IQBAL KI BACHON KI NAZMEIN-EK JAIZA(2023)